کیا علاج کروانا توکل کے خلاف ہے؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا علاج کروانا توکُّل کے خلاف ہے؟

سائل: محمد ابو بکر (فیصل آباد)

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

توکل، اسباب ترک کردینے کا نام نہیں بلکہ اسباب اختیار کرتے ہوئے مُسَبِّب الاسباب پر اعتماد کرنے کا نام ہے، تو جب انسان کا اعتقاد یہ ہو کہ شفا دینے والی ذات اللہ تعالی کی ہے اور اُسی ذات نے علاج و معالجہ (Treatment) کو حصولِ شفا کا ایک ذریعہ بنایا ہے، تو پھر علاج کروانے میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی یہ توکُّل کے خلاف ہے، بلکہ علاج کروانا مسنون عمل بھی ہے کہ خود سیِّدُ المُتوکّلین یعنی توکُّل کرنے والوں کے سردار، نبیِ مکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی علاج کروایا اور اس کی اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی نے بیماری اور دوا (دونوں) اتارے ہیں اور ہر بیماری کے لیے دوا بنائی ہے، تو تم علاج کیا کرو۔ لہٰذا اِس اعتقاد کے ساتھ علاج کروانا کہ اللہ تعالی ہی شفا دینے والا ہے، یہ توکُّل کے ہرگز خلاف نہیں۔

توکُّل کے متعلق ارشادِ باری تعالی ہے: (وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ) ترجمہ کنز العرفان: اور اگر تم ایمان والے ہو، تو اللہ ہی پر بھروسہ کرو۔ (القرآن الکریم، پارہ 6، سورۃ المائدۃ، آیت: 23)

توکُّل کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 671ھ/1273ء) لکھتے ہیں: "أن اللہ تعالى قد خلق للآدمي آلة يدفع عنه بها الضرر، وآلة يجتلب بها النفع، فإذا عطلها مدعيا للتوكل كان ذلك جهلا بالتوكل... لأن التوكل إنما هو اعتماد القلب على اللہ تعالى، وليس من ضرورته قطع الأسباب" ترجمہ: اللہ تعالی نے آدمی کے لیے ایسے اسباب پیدا فرمائے ہیں کہ جن کے ذریعے وہ ضَرر کو دور کرتا اور نفع حاصل کرتا ہے، تو جب بندہ توکُّل کا دعوی کرتے ہوئے، اِن اسباب کو چھوڑ دے، تو یہ دراصل توکُّل

سے ناواقفیت ہے، کیونکہ توکل اللہ تعالی کی ذات پر، دل کے اعتماد کرنے کا نام ہے اور توکل کے لیے ترکِ اسباب ضروری نہیں۔ (تفسیر القرطبی، جلد9، صفحہ 309، مطبوعہ دار الکتب المصریۃ، القاھرۃ)

نبی مکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خود علاج کروانے کے متعلق "السنن الکبری للنسائی" میں ہے: "قد احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال: وقال: خیر ما تداویتم بہ الحجامۃ والقسط البحری" ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پچھنے لگوائے اور راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمایا کہ جن چیزوں کے ذریعے تم علاج کرتے ہو، ان میں بہترین چیز پچھنے لگوانا اور قُسطِ بحری ہے۔ (السنن الکبری للنسائی، جلد7، کتاب الطب، صفحہ 88، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

علاج کروانے کی اجازت دینے کے متعلق "سنن لابی داؤد" میں ہے: "عن أبي الدرداء، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن اللہ أنزل الداء والدواء، وجعل لکل داء دواء فتداووا" ترجمہ: حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالی نے بیماری اور دوا (دونوں) کو اتارا ہے اور ہر بیماری کے لیے دوا بنائی ہے، لہذا تم علاج کیا کرو۔ (ابو داؤد، جلد4، کتاب الطب، صفحہ 7، مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

اسی طرح کی ایک حدیثِ مبارک کو ذکر کرتے ہوئے، علاج کروانے کے سنت ہونے اور خلافِ توکُّل نہ ہونے کے متعلق علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1014ھ/1605ء) ایک مقام پر لکھتے ہیں: "یسن التداوي لخبر أبي داود وغیرہ قالوا: أنتداوی؟ فقال: تداووا، فإن اللہ لم یضع داء إلا وضع لہ دواء غیر الھرم، وأنہ لا ینافي التوکل إذ فیہ مباشرۃ الأسباب مع شھود خالقھا؛ ولأنہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ، وھو سید المتوکلین" ترجمہ: علاج کروانا سنت ہے، کیونکہ ابو داؤد وغیرہ کی حدیث میں ہے کہ لوگوں نے پوچھا: کیا ہم علاج کیا کریں؟ تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: علاج کیا کرو کہ بیشک اللہ تعالی نے بڑھاپے کے علاوہ کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری کہ جس کے لیے دوا، نہ بنائی ہو اور علاج کرنا توکُّل کے خلاف بھی نہیں ہے، اس لیے کہ علاج کروانے میں خالق پر نظر رکھتے ہوئے، اسباب کو استعمال کرنا ہوتا ہے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بھی علاج کیا، حالانکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تمام توکُّل کرنے والوں کے سردار ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد4، صفحہ 45، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علاج کروانے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) نے ارشاد فرمایا: ”سُنَّت ہے۔۔۔ اَنبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عادتِ کریمہ اکثر یہی رہی ہے کہ ان کی اُمَّت کے لیے سُنَّت ہو۔“ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ 365، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ)

جب بندے کا اعتقاد اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو، تو علاج کروانے میں کوئی حرج نہیں، چنانچہ علامہ زَیْلعی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 743ھ/1342ء) لکھتے ہیں: ”ولا جناح علی من تداوی اذا کان یری أن الشافی ھو اللہ دون الدواء، وان الدواء جعلہ سببا لذلک والمعافی فی الحقیقۃ ھو اللہ تعالی“ ترجمہ: علاج کروانے والے شخص پر کوئی گناہ نہیں، جبکہ وہ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ شفا دینے والا اللہ تعالیٰ ہے نہ کہ دوائی اور یہ (اعتقاد رکھتا ہو) کہ دوائی کو اللہ تعالیٰ نے شفا کا ایک سبب بنایا ہے اور حقیقت میں عافیت دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ (تبیین الحقائق، جلد 6، کتاب الکراھیۃ، صفحہ 32، مطبوعہ المطبعۃ الکبری الامیریۃ، بولاق)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: ”دوا علاج کرنا جائز ہے، جبکہ یہ اعتقاد ہو کہ شافی اللہ (عزوجل) ہے، اس نے دوا کو ازالہ مرض کے لیے سبب بنا دیا ہے۔“ (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 505، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9508

تاریخ اجراء: 16 ربیع الاول 1447ھ/10 ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net